کا مستقبل
ماؤنگ
بولی
ٹانگ بازار
بوتی ڈاؤنگ
ماؤنگڈو
خلیج بنگال

میوکا مستقبل

مے یو فرنٹیر، بوتی ڈاؤنگ، جنوبی علاقہ، مجاہدوں کا صدر مسٹر ربیع اللہ اور نائب صدر مسٹر مصطفیٰ کی سر کردگی میں (۲۹۰) سے زائد مجاہدوں نے ۴ جولائی سنہ ۱۹۶۱ء کو ماؤنگڈو شہر میں ہتھیار ڈالا اور روشنی میں آ گئے۔

اور

مجاہد باغیوں نے کرنل آؤن جی کے ہاتھ، برین گن، اسٹین گن، ٹومی، رائفل (۲۰۰) سے زائد قسم قسم کے ہتھیار حوالہ کیا ـــــ اور جمہوریت کے دائرہ میں پوری وفاداری کے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا۔

اس

ہتھیار ڈالنے کی تقریب کے موقع پر ـــ کرنل آؤن جی ـــــ اور کرنل سومینٹ نے مے یو فرنٹیر کے مستقبل کے متعلق تقریریں کیں۔

⁂

کرنل آؤں جی

ဒု-ကာကွယ်ရေး ဦးစီးချုပ် (ကြည်း)

ဗိုလ်မှူးချုပ် အောင်ကြီး

۴ر جولائی سنہ ۱۹۶۱ء
ماؤ نگدُو مجاہد باغیوں کی
ہتھیار ڈالنے کی تقریب کے موقع پر

کرنل آؤن جی

کی

تقریر

کرنل آؤن جی کی تقریر!

(۴ جولائی ۱۹۶۱ء کو ماؤنگڈو میں مجاہد باغیوں کے ہتھیار ڈالنے کی تقریب کے موقع پر کرنل آؤن جی نے حسب ذیل تقریر کی)

سرحدی علاقہ اور قوموں کا اتصال

برما کو جب سے آزادی ملی اس وقت سے لیکر اب تک ماؤنگڈو اور اس کے اطراف میں انقلاب کا نام لیکر حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کرنے والے آج ہتھیار ڈال رہے ہیں۔ اور ہتھیار ڈالنے کی تقریب منائی جا رہی ہے۔ اس تقریب کے موقع پر میری خواہش ہے کہ مختصر تقریر کروں، اور چند ضروری باتیں کہوں۔

میں سب سے پہلے ایک بات کہنا چاہتا ہوں جس کا تعلق مے یو فرنٹیر میں بسنے والے تمام باشندوں سے ہے۔ یہ مے یو فرنٹیر کا علاقہ ہے اس کی سرحد مغرب کی طرف میں پاکستان کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔ اس سرحدی اتصال کی بنا پر سرحد کے مشرق اور مغرب کی طرف میں مذہب اسلام کے ماننے والے آباد ہیں۔ سرحد کے مغرب کی طرف میں بسنے والے پاکستانی کہلاتے ہیں۔ اور سرحد کے مشرق کی طرف میں بسنے والے روہنگیا کہلاتے ہیں۔ اس طرح ایک ہم مذہب قوم (برما اور پاکستان کے) سرحدی علاقہ میں دونوں ملکوں کے اندر پھیل کر بسی ہوئی ہے۔ یہ چیز یہاں صرف اسی علاقہ میں ہی نہیں، بلکہ برما اور چین کے سرحدی علاقوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے کہ کچین اسٹیٹ میں "شنو" نامی ایک قوم ہے، برما کے اندر بھی "لی شو" نامی ایک قوم ہے اور اسی طرح چین کے اندر بھی "لی شو" نامی ایک قوم موجود ہے، جس طرح برما کے اندر "ای کو" نامی قوم ہے

اسی طرح چین کے اندر بھی یہ قوم موجود ہے۔ جس طرح برما کے اندر "لاڈا" نامی قوم ہے۔
اسی طرح یہ قوم چین کے اندر بھی ہے، جس طرح برما کے اندر "شان" نامی قوم موجود ہے
اسی طرح چین کے اندر بھی "تھائی" نام سے ایک شانی قوم موجود ہے۔ یہ لوگ ایک ہی قسم
کی زبان استعمال کرتے ہیں اور ان کا مذہب بھی ایک ہے۔ عقیدہ وعقائد بھی ایک۔ یہ چیز
تھائی لینڈ کے سرحدی علاقہ میں بھی پائی جاتی ہے جس طرح تھائی لینڈ میں "تھائی" نامی قوم
ہے، اسی طرح برما کے اندر بھی یہ قوم ہے۔ جس طرح برما کے اندر "مُون" نامی قوم پائی جاتی ہے
اسی طرح یہ قوم تھائی لینڈ میں بھی پائی جاتی ہے، اور جس طرح کَرِن قوم برما کے اندر پائی
جاتی ہے، اسی طرح یہ قوم تھائی لینڈ میں بھی پائی جاتی ہے۔ پاکستان اور برما کے سرحدی
علاقہ میں، پاکستان کے اندر جس طرح ہم مذہب لوگ موجود ہیں، اسی طرح برما کے اندر
میں بھی ہم مذہب، روہنگیا قوم موجود ہے۔ علاوہ ازیں سرحد کے اِس طرف رہنے والے
اور سرحد کے اُس طرف رہنے والے آپس میں رشتہ دار بھی ہیں۔

برمی قوم

ایسے موقع پر میں صاف صاف کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں رشتہ دار ہونے کے
باوجود بھی سرحد کے اُس طرف رہنے والے پاکستانی ہیں اور سرحد کے اِس طرف رہنے
والے برمی ہیں، اسی طرح جو لوگ سرحدی علاقہ میں رہتے ہیں اُن کو اِس معاملہ میں دو
کشتی پر پیر نہیں رکھنا چاہیئے، اپنی پوزیشن صاف رکھنا چاہیئے۔ مذبذب نہیں ہونا چاہیئے
بالکل ایک طرف ہونا چاہیئے، مثلاً کچھن اسٹیٹ کو دیکھئے، کچھن اسٹیٹ کے اندر بسنے والوں
کے بعض رشتہ دار چین کے علاقے میں رہتے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے بہت ہی
قریبی رشتہ دار بھی ہیں۔ مذہب، نسل اور فطرت کے اعتبار سے بھی ایک ہیں۔ پھر بھی یہ
لوگ ملکی اعتبار سے آپس میں الگ الگ ہیں۔ چین کے علاقہ میں رہنے والے کچھن، ملکی

اعتبار سے چینی ہیں اور کچھن اسٹیٹ میں رہنے والے کچھن ملکی اعتبار سے برمی ہیں۔ ہمیں اس چیز کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے اور اپنے اپنے ملک کے پورے وفادار ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ہمارے ملک برما میں بسنے والے روہنگیا قوم کو چاہیئے کہ وہ ملک برما کے وفادار رہیں اور سرحد کے اُس پار رہنے والے پاکستانیوں کو چاہیئے کہ وہ پاکستان کے وفادار رہیں، یہی صحیح راستہ ہے اور یہی فطرت کا تقاضا بھی۔

آپ حضرات سے، جو مے یو فرنٹیر کے بڑے لوگ ہیں، میں کہنا چاہتا ہوں کہ سرحد کے مغرب کی طرف میں ممکن ہے کہ آپ حضرات کے بہت ہی قریبی رشتہ دار ہوں، سسرال ہوں، بال بچے ہوں، رشتہ دار، رشتہ دار ہی ہیں۔ لیکن ملکی اعتبار سے آپ میں اور اُن میں فرق ہے، آپ برمی ہیں اور برمی ہونے کی حیثیت سے ملک برما کے وفادار ہونا چاہیئے اس معاملہ میں آپ حضرات کی پوزیشن صاف ہونا چاہیئے۔ اسی طرح آپ حضرات کے رشتہ دار پاکستانی، چاہے وہ مغربی پاکستان میں رہتے ہوں، چاہے مشرقی پاکستان میں رہتے ہوں، اور اُن کے بعض رشتہ دار ہمارے ملک برما میں رہتے ہوں، پھر بھی ان کو چاہیئے کہ وہ پاکستان کے وفادار رہیں، یہی صحیح راستہ ہے اور یہی فطرت کا تقاضا بھی، میں اپیل کرتا ہوں کہ آپ حضرات اس چیز کو خود بھی سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں اور ایسا ہی فیصلہ کریں۔

نظریہ بدلیں

اس سلسلہ میں گذشتہ واقعات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں، پہلے، ہم برما کے باشندے، جیسے کہ آپ حضرات کو معلوم ہے یہاں کے "روہنگیا قوم" کے متعلق یہ خیال کرتے تھے کہ یہ لوگ مُجاہد ہیں، مُسلم ہیں اور پاکستان سے ملنے کے خواہشمند ہیں۔ اور یہاں کے بعض باشندے بھی پہلے یونہی خیال رکھتے تھے کہ ہم مسلم ہیں، اسلئے ہمیں پاکستان سے مل کر

رہنا چاہیئے! اسی نظریہ کو مدِ نظر رکھکر جرمنی کے زمانہ میں جس طرح "سود ستان علاقہ" قائم کیا گیا تھا۔ اسی طرح اِس علاقہ کو بھی پاکستان کا علاقہ بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ یہ چیز خلافِ فطرت ہے اور ہو بھی نہیں سکتی۔ پہلے زمانہ میں جرمنی کے اندر اس قسم کا واقعہ پیش آیا تھا، وہ بھی لڑائی سے پہلے کے ماحول میں پیش آیا تھا۔ لڑائی کے بعد حالات بدل گئے ماحول بدل گیا۔ اور نہ اِس قسم کا کوئی واقعہ پیش آیا۔

اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کے خیالات بالکل صحیح ہیں۔ پاکستان کا رویہ بالکل ٹھیک ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے کہ جزیرہ چی چوں" (...) ______ CROW ISLAND کے بارہ میں پاکستان نے کوئی مطالبہ تک نہیں کیا۔ جب پاکستان نے جزیرہ چی چوں کے بارہ میں کوئی مطالبہ تک نہیں کیا تو پاکستان کے خواب میں بھی یہ خیال نہیں گذرا ہوگا کہ مے یو فرنٹیر کے علاقہ کو مشرقی پاکستان میں ملادیا جائے۔ اسی طرح چین بھی یہ خیال نہیں کرے گا کہ برما کے اندر رہنے والے کچھن ہمارے ملک میں رہنے والے کچھن آپس میں ہم مذہب ہیں، ہم قوم ہیں لہٰذا کچھن کے علاقہ کو یونن کے علاقہ میں ملادیا جائے۔ گذشتہ زمانوں میں اِس قسم کی باتیں تھیں اب یہ باتیں نہیں رہیں۔

آپسمیں تعاون کریں

پہلے زمانہ میں بعض برمی یہاں کے باشندوں کو برمی تصور نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ یہاں کے بعض باشندے بھی پاکستان کی طرف مائل تھے اور پاکستان سے ملنے کے خواہشمند تھے۔ یہ تمام باتیں غلط ہیں۔ بعض برمی بھی اس معاملہ میں غلطی پر تھے۔ اور یہاں کے بعض باشندے بھی غلطی پر تھے۔ اس لئے میں آج صاف صاف کہنا چاہتا ہوں کہ ہم لوگ مے یو فرنٹیر کے باشندوں کو جمہوریہ برما کی اور اقلیتوں کی طرح مستقل ایک اقلیت تصور کرتے ہیں۔ اور مے یو فرنٹیر کے باشندے بھی یہ تصور کریں کہ وہ بھی یہاں کی

ایک مستقل اقلیت ہیں، تب اس ملک میں بھی اور اس علاقہ میں بھی امن و امان کا دور دورہ ہوگا، اسلئے میں آپ حضرات سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ اگر پہلے ہماری طرف سے کسی قسم کی غلطی سرزد ہوئی ہو تو آپ حضرات ہماری پرانی غلطیوں کو معاف کریں اور بالکل بھول جائیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ پہلے زمانہ میں جب کہ ہم لوگ لڑائی کیلئے فوجی کاروائی کرتے تھے تو بعض بستیوں کو نذر آتش بھی کئے ہوں گے اور اس طرح بستیوں کو نذر آتش کرنا جنگی نقطۂ نگاہ سے ایک صحیح سبب کے ماتحت درست بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صرف بغض و عناد کی وجہ سے نذر آتش کئے ہوں۔ اس قسم کی اگر کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو آپ حضرات ان غلطیوں کو بالکل بھول جائیں۔ نیز آج سے یہ لوگ فرنٹیر کے باشندے اپنے متعلق یہ یقین کریں کہ ہم برمی ہیں اور برما کے اصلی باشندے ہیں۔ اور ہم برما کی ایک مستقل اقلیت ہیں، اور ہم اس ملک کے سچے وفادار رہیں۔ اور اس ملک کی وفاداری ہمارا فرض ہے۔ تب ہی اس علاقہ میں امن و امان ہوگا۔

آپ حضرات خود ان باتوں کو سمجھئے اور بعض آدمی جو ان باتوں کو ابتک نہ سمجھے ہوں تو آپ حضرات ان لوگوں کو بھی سمجھائیے۔ میں اس سلسلہ میں یہاں کی سیاسی پارٹیوں سے، مذہبی اداروں سے، علماء کرام سے، یہاں کے ہیڈمینوں سے، پرانے بوڑھوں، اور مجاہدوں سے اپیل کرتا ہوں نیز آپ حضرات برما کی ایک مستقل اقلیت کی حیثیت سے اپنے علاقہ میں امن قائم کرنا ہوگا، اپنے علاقہ کی ترقی، خوشحالی کی کوشش کرنی ہوگی، اپنے علاقہ کے باشندوں میں تعلیم کو عام کرنی ہوگی، اور ان کی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے بھی کوشش کرنی ہوگی۔ یہ آپ حضرات کی ڈیوٹی ہے۔ میں نے شروع میں کہا تھا کہ میں آج چند باتیں کہنا چاہتا ہوں، یہ میری پہلی بات ہے۔

دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری فوج کی نظر میں مے یو فرنٹیر کی اقتصادی

پوزیشن کیا ہے؟ —— آپ حضرات کو معلوم ہے کہ یہاں کی مردم شماری چار لاکھ اور پانچ لاکھ کے درمیان ہے۔ یہاں آپ حضرات کا ذریعۂ معاش زراعت وکاشتکاری ہے اس لئے اس علاقہ میں آدمی کافی زیادہ ہیں اور کاشت کیلئے زمین کم ہے۔ جب یہاں کے پیداوار کے بہ نسبت کھانے والے منھ زیادہ ہیں تو یہاں کے لوگ لامحالہ غریب ہوں گے، یہاں کے باشندے عموماً ایک سال میں دو تین سے زیادہ لونگی نہیں خرید سکتے۔ آپ حضرات غریب ہیں، یہاں کی اکثریت غریبوں کی ہے۔ یہ تو یہاں کی اقتصادی حالت ہے۔ ہم بھی جمہوریہ برما کے باشندے ہیں اور آپ حضرات بھی، ہم اور آپ غیر نہیں، ایک ہی ملک کے باشندے ہیں اس لئے ہمیں آپ حضرات کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔ اس علاقہ کی اقتصادی حالت کو درست کرنے کیلئے مے یو فرنٹیر ایڈمنسٹریشن کے سامنے تمام پروگرام ہے۔ پوری اسکیم ہے۔ لہذا یہاں کی اقتصادی حالت کو درست کرنے کے سلسلہ میں آپ حضرات مے یو فرنٹیر ایڈمنسٹریشن کے آفیسروں اور ذمہ داروں کو اپنے آفیسر، اپنے رشتہ دار، اپنے بزرگ، اپنے ہی خواہ، اپنی حکومت سمجھ کر تعاون کیجئے، ہم بھی آپ حضرات کو اپنے رشتہ دار سمجھ کر تمام کام سرانجام دیں گے۔

ایک دوسرے کو رشتہ دار سمجھیں

ممکن ہے کہ ہم میں اور آپ حضرات میں مذہب کا فرق ہو، رسم و رواج کا فرق ہو، ہر بڑے ملک میں یہ باتیں ہوتی ہیں۔ یعنی مذہب میں اختلاف ہوتا ہے۔ رسم و رواج میں اختلاف ہوتا ہے۔ زبان میں بھی کچھ نہ کچھ اختلاف ہوتا ہے، یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے یہ اختلافات تو امریکہ میں بھی ہیں، انگلینڈ میں بھی ہیں، روس میں بھی ہیں، چین میں بھی ہیں، ہندوستان اور پاکستان میں بھی ہیں، ان اختلافات کے

باوجود سب کے سب آپس میں ملکر کام کرتے ہیں، ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں لہذا آپ حضرات بھی ان اختلافات کو اہمیت نہ دیجئے، بلکہ آپس میں ایکدوسرے کو ایک کنبہ والے سمجھ کر مل کر کام کیجئے۔ تعاون کیجئے اور ہم لوگ بھی آپ حضرات کی ترقی کیلئے حتی الامکان کوشش کریں گے۔

امن وامان اصل ہے

اقتصادی ترقی کے سلسلہ میں اور ایک اہم بات کہنا چاہتا ہوں، سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم اس علاقہ میں امن وامان قائم کریں۔ جب تک امن وامان قائم نہ ہو، ہم ترقی کیلئے کتنی بھی کوشش کریں، بہت مشکل ہے۔ اسلئے اس علاقہ میں سب سے اہم چیز امن وامان قائم کرنا ہے۔ اس لئے میری اپیل ہے، روہنگیا قوم سے روہنگیا قوم کے قومی لیڈروں سے، روہنگیا قوم کے سیاسی لیڈروں سے، روہنگیا قوم کے علماء کرام سے، کہ وہ مے یو فرنٹیر اڈمنسٹریشن کے ذمہ داروں کو خبریں دیا کریں اگر ہوسکے تو باغیوں کو منہ توڑ جواب دیں اور اگر ہو سکے تو بری فوج کے ساتھ مل کر باغیوں کے خلاف لڑائی کریں۔ اس طرح اگر ہم لوگ اپنے علاقہ کی حفاظت کریں، تو اس علاقہ میں جو لوگ بغاوت برپا کر رہے ہیں ان کی طاقت آہستہ آہستہ کم ہو جائے گی اور یہاں امن وامان قائم ہو جائے گا۔ جب اس علاقہ میں امن وامان قائم ہو جائے گا تو ہم لوگ اقتصادی ترقی کیلئے باقاعدہ کام کر سکیں گے۔ اور پوری کوشش کریں گے۔

اس وقت جو باتیں میں کہہ رہا ہوں، ایک فوجی ذمہ دار کی حیثیت سے کہہ رہا ہوں، اسلئے یہ باتیں یہاں مے یو فرنٹیر اڈمنسٹریشن کے فوجی ذمہ دار کرنل یوہنٹ کرنل بے گاؤں وغیرہ کیلئے معمولی باتیں نہیں، بلکہ احکامات کی حیثیت رکھتی ہیں

فوج کے اندر اس قسم کی باتیں احکام کی حیثیت رکھتی ہیں، سیاسی لیڈر جو اسٹیج پر بولتے ہیں اور فوجی آفیسر جو فوج کے اندر بولتے ہیں اس میں فرق ہے، فوج کے اندر اس قسم کی باتیں حکم کا درجہ رکھتی ہیں اور تمام فوجیوں کو اور فوج کے آفیسرز کو تعمیل حکم کرنی ہوتی ہے۔ اسلئے آج میری اس تقریر کے بعد (یا میری اس تقریر سے پہلے سے بعض کاموں کو ہم لوگوں نے کرنا شروع کر دیا ہو) میری اس تقریر کے بعد بھی) سے یو فرنٹیر ایڈمنسٹریشن کے آفیسر اور ذمہ دار یہاں کی اقتصادی ترقی کے سلسلہ میں، تمام اسکیموں کو، عوام کی ترقی کے کاموں کو پوری محنت کے ساتھ سرانجام دیں گے اور معیار زندگی کو بلند کریں گے۔

ہر مذہب کی مدد کی جائے گی

اس علاقہ میں جو رسم و رواج ہے اور جو مذاہب یہاں مروج ہیں، ہم سب کی خدمت کریں گے، تائید کریں گے، اگر یہاں کسی کو مذہبی امور کے سلسلہ میں کسی قسم کا شک و شبہہ ہو، ہم اس وقت سے عہد کرتے ہیں، پوری گرانٹی دیتے ہیں کہ اس مذہب کی بھی جس کی پیروی یہاں کی اکثریت کرتی ہو اور اس مذہب کی بھی جس کی پیروی یہاں کی اقلیت کرتی ہو، اپنی اپنی حیثیت کے مطابق بلا امتیاز ہر مذہب کی مدد کی جائے گی۔ ہر مذہب کی حفاظت کی جائے گی۔ آپ حضرات اس کا یقین رکھیں۔

ترقی کے منصوبے

اقتصادی ترقی کے سلسلے میں ہم لوگ سب سے پہلے جانوروں کے پالنے اور پرورش کرنے کے کاموں کی طرف توجہ دیں گے۔ اس علاقہ میں مرغی، مچھلی اور بیل گائے پالنے کے کاموں کو رواج دیا جائے گا اور ان کاموں میں ہم لوگ مدد کریں گے۔ ان کاموں کے سلسلہ میں سے یو فرنٹیر ایڈمنسٹریشن کے آفیسر کرنل یے گاؤں وغیرہ جو اس وقت یہاں

پر ہیں، گاہ بگاہ تفصیل کے ساتھ آپ لوگوں کو بتائیں گے۔ جانور پالنے کے کام کو ہم لوگ
جو اس قدر اہمیت دے رہے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے، یہاں اس علاقہ میں کاشتکاری
کیلئے زمین بہت کم ہے۔ اسلئے کاشتکاری کے ساتھ ساتھ ہمیں جانور پالنا ہے، اس طرح
جب ایک کسان زراعت کے ساتھ جانور بھی پالے گا تب ہی وہ خوشحال بن سکے گا، ہر
کسان کیلئے کچھ نہ کچھ جانور پالنا ضروری ہے۔ اور ہم لوگ بھی اس کام میں آپ حضرات
کی مدد کریں گے۔

اقتصادی ترقی کے سلسلہ میں ایک بات اور کہنی ہے، یہاں اس علاقہ میں ایک
سال میں ایک بار کھیتی کرتے ہیں حالانکہ ۲ دو مرتبہ کرنا چاہیئے، اس سلسلہ میں ہم آپ حضرات
کی مدد کریں گے تاکہ آپ حضرات ایک سال میں ۲ دو مرتبہ کھیتی کر سکیں۔ مزید یہ آپ
حضرات سال میں ۲ دو مرتبہ کھیتی کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ چاء، موم پھلی وغیرہ بھی بوئیں۔ ہم
لوگ اس سلسلہ میں بھی آپ حضرات کی مدد کریں گے۔ بعض پہاڑوں کے ڈھلوانوں
پر نارنگی، چاء، ناشپاتی، گلاب جامن ... وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم لوگ
آپ حضرات کی باقاعدہ مدد کریں گے۔ یہ سب کام جو یہاں میں اجمالی طور پر کہہ رہا ہوں۔
یہ سب کام سے یو فرنٹیر ایڈمنسٹریشن کے ذمہ داروں کو بجا لانا ہے۔ سے یو فرنٹیر ایڈمنسٹریشن
قائم کرنے کی غرض بھی یہی ہے کہ یہاں اس علاقہ میں خوشحالی ہو، امن و امان ہو، معیار
زندگی بلند ہو، اقتصادی، تعلیمی حالت بہتر ہو، یہاں کی تہذیب و تمدن پھلے، مذہبی ترقی
ہو، لہذا میں آپ حضرات سے جو یہاں تشریف لائے ہیں اپیل کرتا ہوں کہ آپ حضرات
ہماری ان اغراض و مقاصد کو عوام تک پہونچادیں۔

احسان شناسی

ہتھیار ڈالنے کے سلسلہ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں، آج جیسا کہ آپ حضرات

کی آنکھوں سامنے ہے کہ بوتینڈاؤنگ، ماؤنگڈوروڈ کے جنوب کی طرف جو لوگ پہلے
بغاوت کر رہے تھے، سب نے آج ہتھیار ڈال دیا ہے۔ ہم تو یہ خیال کرتے ہیں، یہ لوگ ہتھیار
ڈال کر گویا یہاں کے غریب کسانوں کا جو حقیقت میں ہمارے محسن ہیں، شکریہ ادا کر رہے
ہیں، اس طرح ہتھیار ڈالنے کی وجہ سے یہاں کے کسان پہلے کی بہ نسبت امن وامان کے
ساتھ زیادہ کھیتی کر سکیں گے۔ مچھلی پکڑ سکیں گے، مرغی پال سکیں گے، تجارت کر سکیں گے،
اس لئے آج جن لوگوں نے ہتھیار ڈالا ہے، پہلے یہ لوگ اس علاقہ میں پیسہ وغیرہ بطور
صدقہ وخیرات طلب کرکے زندگی بسر کرتے تھے آج ان لوگوں نے ہتھیار ڈال کر گویا احسان
شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ان ہتھیار ڈالنے والوں کی طرف سے کسی قسم کی غلطی یا کوتاہی
سرزد ہوئی ہو، تو میں ان کی طرف سے سب سے معافی کا خواستگار ہوں۔

بغاوت کیلئے کوئی سبب نہیں ہے

ہتھیار اٹھا کر حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کرنا پہلے زمانہ میں ایک حد تک صحیح
ہو بھی سکتا ہے، پہلے یہاں کے مجاہدین اپنی بغاوت کے متعلق یہ سبب بیان کرتے تھے
کہ مذہبی امور میں ہم پر دباؤ ڈالا جاتا ہے، تجارتی اور قومی امور میں بھی سختی کی جاتی ہے۔
ان کی باتیں کسی زمانہ میں کسی حد تک صحیح بھی ہیں، اسلئے ان کا روپوش ہونا، بغاوت
کرنا، اس زمانہ میں، اس زمانہ کے حالات کے مطابق، اس وقت تھوڑا، کچھ نہ کچھ صحیح
بھی ہو سکتا ہے۔ عوام نے بھی اس وقت اس کام کو مسلمانوں کا کام سمجھ کر ان کی مدد بھی
کی تھی، اس وقت یہ کام ایک حد تک صحیح بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن بعد میں ان کاموں کا غلط
ہونا آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا گیا ہے، حتیٰ کہ اب تو جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ یہاں
اس علاقہ میں مذہبی امور میں بھی نہ کوئی دباؤ ڈالا جاتا ہے، نہ تجارتی امور میں کوئی سختی
کی جاتی ہے، دباؤ اور سختی نہ ہونے کے علاوہ ہم لوگ ہر قسم کی مدد کر رہے ہیں، قومی امور

میں بھی نہ کوئی دباؤ ڈالا جاتا ہے کیونکہ "ہم لوگ تو، وہنگیا قوم کو ایک مستقل اقلیت مان کر" ان کی ترقی کیلئے کوشش کر رہے ہیں، لہذا آج اس علاقہ میں مذہبی امور میں نہ کوئی دباؤ ہے، نہ تجارتی امور میں، نہ قومی امور میں، لہذا اب بغاوت کیلئے کوئی سبب باقی نہیں رہا۔ سنہ ۱۹۴۸ء میں بغاوت کیلئے جو سبب پیش کیا جاتا تھا ممکن ہے کہ صحیح ہو، معقول ہو، لیکن آج سنہ ۱۹۶۱ء میں وہ سبب بالکل صحیح نہیں ہو سکتا۔ ابھی کیا، آپ حضرات، بغاوت کرنے کیلئے کوئی سبب پیش کر سکیں گے؟ بغاوت کرنے والوں کے پاس بغاوت کرنے کیلئے کوئی سبب ہے؟ کوئی معقول دلیل ہے؟ مذہبی امور کے بارے میں بھی اب کوئی سبب نہیں پیش کیا جا سکتا ہے "یہاں کے باشندوں کی اکثریت مذہب اسلام کو مانتی ہے، ہم لوگ اس مذہب کی مدد کریں گے، مسجدیں بنا کر دینگے، پیسے سے بھی مدد کریں گے،" اگر یہاں بدھ مذہب کے ماننے والے تھوڑے ہیں تو اُن کی بھی اُن کی تعداد کے تناسب سے مدد کریں گے۔ بدھسٹ مدرسوں کی بھی امداد کریں گے" لہذا اس علاقہ میں مذہبی امور میں کوئی دباؤ نہیں ہے۔ تجارتی امور میں بھی جیسا کہ ابھی میں نے کہا، کوئی دباؤ نہیں بلکہ ہم مدد کرنے کیلئے بالکل تیار ہیں، قومی امور میں بھی کوئی دباؤ نہیں، لہذا اب یہ بغاوت کرنے والوں کے پاس بغاوت کرنے کیلئے کوئی سبب نہیں ہے یہ لوگ پہلے کچھ بھی نعرہ بلند کرتے ہوں لیکن اب یہ لوگ ابھی زبردستی پیسہ مانگتے ہیں۔ ڈاکہ مارتے ہیں، لڑکیوں کو اغوا کرتے ہیں، بستی کے بڑے آدمیوں کو اغوا کرتے ہیں، پہلے کسی نہ کسی سبب سے یہ لوگ بغاوت کرتے تھے، لیکن ابھی جو کام یہ لوگ کر رہے ہیں، پہلی بغاوت سے ان کاموں کا کیا تعلق ہے؟ کوئی تعلق نہیں ہے، ابھی ان کے کاموں کو دیکھنے سے یہی کہنا پڑے گا کہ یہ لوگ بڑے ڈاکو ہیں، یہ ڈاکو آخر کار ڈاکو کی موت مریں گے، اب یہ لوگ ڈاکو ہیں، ڈاکو ہونے کی وجہ سے ڈاکہ زنی ہی کو اپنی غرض زندگی

بجائے رہے، اور ان ہتھیار ڈالنے والوں کی طرح صحیح راستہ پر نہ آئے تو یہ لوگ سو فیصدی ڈاکو ہی رہیں گے، اور ڈاکو کی موت مریں گے۔

کسی ملک میں بھی، کسی زمانہ میں بھی یہ چیز نہیں ملے گی، کہ ڈاکو ہمیشہ مسلسل ترقی پر رہے ہوں، لہٰذا آپ حضرات یقین رکھئے کہ عنقریب یہ ڈاکو بھی، ڈاکو کی موت مریں گے، ان ڈاکوؤں کے بارہ میں میں ابھی سے پیشگوئی کرتا ہوں، اگر یہ لوگ ان ہتھیار ڈالنے والے دوستوں کی طرح سیاسی نظریہ، اور قوم کی محبت رکھتے ہوں تو روشنی میں آجائیں اور ہتھیار ڈال دیں، ہتھیار ڈال دینے کے بعد ہماری فوج کے ساتھ مل کر علاقہ کی بھلائی کے کام کریں، یہ ہماری بڑی سادی اپیل ہے، اگر یہ لوگ ہماری اپیل کو نہ مانیں اور اپنی ڈاکہ زنی کو صحیح سمجھتے رہیں تو ہمیں باقاعدہ فوجی کارروائی کرنی پڑے گی، پہلے ہم لوگ ان نام نہاد مجاہدوں کی طرف کم توجہ رکھتے تھے، آئندہ ہمیں ان کی طرف پوری توجہ کرنی پڑے گی، ہمارے پاس مضبوط اور زبردست فوج ہے، کافی فوج ہے، جتنی فوج کی ضرورت پڑے گی ہم اتنی فوج بھیجیں گے، اگر یہ لوگ دو تین مہینے کے اندر ہتھیار نہ ڈالیں تو میں آج علی الاعلان کہتا ہوں کہ ہم بہت بڑی فوج یہاں بھیج دیں گے، اور وہ فوج ان ڈاکوؤں کو اس سال گرمی کے موسم ختم ہونے سے پہلے ہی بالکل صاف کر دے گی۔ روشنی میں آجائیں

لہٰذا میں سے یو فرنٹیر کے سیاسی لیڈروں، مذہبی رہنماؤں سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات ان ہمارے دوستوں کو سمجھائیں جنہوں نے ابتک ہتھیار نہیں ڈالا، کہ ہم لوگ ان کو دشمن تصور نہیں کرتے ہیں آپ حضرات ان لوگوں کو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کریں تاکہ ان میں ان دوستوں کی طرح جنہوں نے آج ہتھیار ڈالا ہے، صحیح نظریہ پیدا ہو ہم ان کو اپنے ملکی بھائی تصور کرتے ہیں، اسی لئے ہم آپس میں لڑنا بھی نہیں چاہتے، اس

لئے آپ حضرات انہیں محبت والفت سے دوبارہ صحیح راستہ پر لانے کی کوشش کریں۔
یو فرنٹیر کے سیاسی لیڈروں، مذہبی رہنماؤں کے سمجھانے کے باوجود بھی اگر یہ لوگ ہتھیار نہ ڈالیں اور روشنی میں نہ آئیں تب تو ہمیں ان کے خلاف بلا رورعایت فوجی کاروائی کرنی پڑے گی، شادینی پڑے گی، دبانے اور مٹانے کی طاقت بھی ہمارے پاس ہے۔ اور ماحول بھی ہوا ہے۔ ان کے خلاف فوجی کاروائی کرنے سے پہلے، خونریزی کرنے سے پہلے ہم چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ یہیں ختم ہو جائے، اس لئے میں یہاں کے سیاسی لیڈروں، مذہبی رہنماؤں سے دوبارہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات ان کو کسی نہ کسی طریقہ سے روشنی میں لانے اور ہتھیار ڈلوانے کی کوشش کریں۔

آپ حضرات نے میری باتوں کو بڑی رغبت کے ساتھ اور بڑی استقامت کے ساتھ سنا، اس لئے میں ان تمام حضرات کا مشکور ہوں جو یہاں تشریف لائے ہیں۔ خاص کر سے یو فرنٹیر کے سیاسی لیڈروں، مذہبی رہنماؤں، ہتھیار ڈالنے والے گروہ کے قائدین اور ہتھیار ڈالنے والے دوستوں کا شکرگذار ہوں، اور بس!
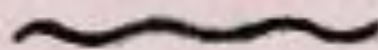
کرنل سومینٹ

နယ်ခြား ဒေသအုပ်ချုပ်ရေးမှူးချုပ်

ဗိုလ်မှူးကြီး စောမြင့်

۴ر جولائی سنہ ۱۹۶۱ء کو ماؤنگڈو میں
۲۹۰ مجاہد باغیوں کے ہتھیار ڈالنے کی تقریب کے موقع پر

کرنل سومینٹ

کی

تقریر

کرنل سومینٹ کی تقریر!

(۴ جولائی ۱۹۶۱ء کو ماؤنگڈو میں ۲۹۰ مجاہد باغیوں کے ہتھیار ڈالنے کی تقریب کے موقع پر کرنل سومینٹ نے حسب ذیل تقریر کیا)

ہتھیار ڈالنے والے دوستو، مے یو فرنٹیر کے مسلمانو، روہنگیا قوم کے بھائیو، اور مذہبی رہنماؤ! ابھی ابھی آپ حضرات کے سامنے، ہماری بری فوج کے نمائندہ کی حیثیت سے، کرنل آؤن جی نے ہمارے مے یو فرنٹیر کے متعلق تقریر کی۔ آپ حضرات نے سنا۔ جس میں ہمارے نئے احکامات ہیں، ان احکامات کو مے یو فرنٹیر میں عملی جامہ پہنانے کا سب سے پہلا ذمہ دار میں ہوں ہیں، مے یو فرنٹیر اور بقیہ تمام سرحدی علاقوں کا انچارج ہوں، تمام سرحدی علاقوں کی دیکھ بھال کرتا ہوں، مے یو فرنٹیر کے متعلق تمام امور کو عملی جامہ پہنانے کا ذمہ دار، انچارج تو کرنل یے گاؤں ہیں۔ مے یو فرنٹیر کے متعلق کرنل آؤن جی کے تمام احکامات کو آپ حضرات کی بھلائی اور مے یو فرنٹیر کی ترقی کیلئے میں اور کرنل یے گاؤں دونوں ملکر عملی جامہ پہنائیں گے، میں اس کا پکا وعدہ کرتا ہوں۔

ابھی جن بھائیوں نے ہتھیار ڈالا ہے، مے یو فرنٹیر ایڈمنسٹریشن اور بری فوج ان کی پوری مدد کریں گے۔ اور میں اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ اب تک جن لوگوں نے ہتھیار نہیں ڈالا ہے وہ بھی آپ حضرات کی طرح صحیح نظریہ پاکر جلد ہتھیار ڈالنے کیلئے کوشش کریں۔ اس چیز کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کرنل آؤن جی، امدادی پیسے

لفٹننٹ کرنل یے گاؤں
انچارج، مےیو فرنٹیر ایڈمنسٹریشن

ရနိုင် တစ်ပေါင်းစုံမှူး
ဒု—ဗိုလ်မှူးကြီး ရဲခေါင်

مے یو کا مستقبل ؟

مے یو فرنٹیر میں تقریباً ۵ لاکھ کی آبادی ہے، پہلے اس علاقہ میں ارکان ڈویژن، اکیاب ڈسٹرکٹ، بوتی ڈاؤنگ، ماؤنگڈو اور راتی ڈاؤنگ جنوبی حصہ کے علاقہ شامل ہیں۔ اب اس علاقہ میں مجاہدوں کا فتنہ فرو ہونا شروع ہو گیا ہے۔
چھوٹی چھوٹی بستیوں میں بھی حکومت اور عدل و انصاف کے آثار عنقریب ظاہر ہونگے اقتصادی ترقی اور خوشحالی ہو گی۔ اور معیار زندگی بلند ہو گی۔
زراعت، گھریلو صنعت و حرفت، صحت، تعلیمی حالت، آمدورفت میں بھی ترقی ہو گی۔
چوری سے غیر ممالک کی طرف جو سامان بھیجا جاتا ہے اگر اسے باقاعدہ بند کر دیا جائے، غیر ملکیوں کے ناجائز داخلہ پر باقاعدہ پابندی لگا دی جائے۔ تو پورے برما کے لئے ترقی و خوشحالی کا سبب بنے گا۔
ارکانی مسلم و غیر مسلم کی منافرت دور ہو چکی، اور آپس میں محبت و الفت ہونے لگی

پاکستان اور برما کے تعلقات
اور
زیادہ خوشگوار ہوں گے

صاب سکمال پریس ۱۶۳۳ چروم روڈ رنگون